قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 05 ستمبر 2020ء | 17 محرم الحرام 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:211

## ارشاد باری تعالیٰ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(الاعراف: ۳۲)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب پہنچ کر زینت یعنی پاکیزگی اور سنجیدگی اختیار کرلیا کرو۔

## فرمانِ رسول ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ پراگندہ حال اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ۔ کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ بال سنوار لے اور انہیں صاف رکھے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ اس کے کپڑے میلے کچیلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ۔ کیا اسے پانی میسّر نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے کو دھو سکے؟

(سنن ابی داؤد، اللباس، فی غسل الثوب و فی الخلقان)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

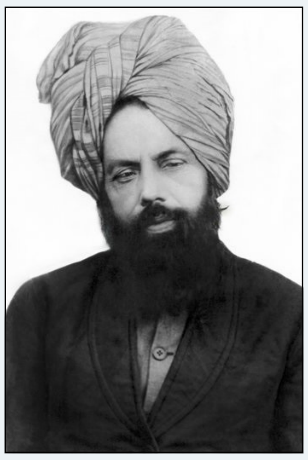

### ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے

بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء جلد نمبر ۸ نمبر ۳۱ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۵)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’جو باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں ان کو دوست رکھتا ہوں، ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے۔ اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر پھر طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی پاس بھی نہ پھٹکے۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو، ہر نماز میں وضو کرو، جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگالو، عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے، اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے (بدبو کا اندیشہ ہوتا ہے)۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۴، ۷۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی طہارت و پاکیزگی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

## فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

۔۔۔۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظان صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہوگیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہوگا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کرکے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔ پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔ صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقارِ عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں


- عالمی ادب سے انتخاب (منظوم)
- ظہور امام مہدی۔ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان اور ہماری ذمہ داریاں
- حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ
- آج کی دعا

## دربارِ خلافت

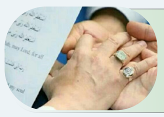

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2020 میں کورونا وبا کی وجہ سے دنیا کے موجودہ حالات کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مضمون 'حوادث طبعی یا عذاب الٰہی' کو لے کر آج کل جو وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے تبصرے بھی کرتے ہیں۔

اس کے بعد نصیحت فرمائی:

بہرحال ہمارا کام دعا کرنا اور دنیا کو سمجھانا اور اپنی حالتوں کو پاک بنانا ہے۔

حضور انور کی اس نصیحت کی روشنی میں قارئین کی سہولت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جو دعائیں اس خطبہ میں بیان فرمائیں اور سامعین کو اپنے ساتھ دہرانے کا ارشاد فرمایا، پیش خدمت ہیں۔ خدا کرے کہ حضور انور کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ہم دعا کرنے والوں، دنیا کو سمجھانے والوں میں اور اپنی حالتوں کو پاک بنانے والے ہوں۔ آمین

حضور نے فرمایا:

بعض اَور دعائیں بھی مَیں اس وقت پڑھوں گا وہ بھی آپ میرے ساتھ دہراتے رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (سنن ابو داؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قوما حدیث 1537)

ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب حدیث 6346)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان و زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔ (سنن الترمذی ابواب القدر باب ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن حدیث 2140)

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فی الادعیۃ (2721))

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سُخْطِكَ۔ (صحیح مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء ...... الخ حدیث (2739))

اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تُو ناراض ہو۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (الاعراف: 24)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران: 9)

اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ: 202)

یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا ہے کہ

اے ربّ العالمین! مَیں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین

(ماخوذ از مکتوباتِ احمدؑ جلد دوم صفحہ 159 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوب نمبر 3)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

## عالمی ادب سے انتخاب

(مرسلہ: درثمین احمد۔ جرمنی)

مشہور زمانہ جرمنی کے شاعر گوئٹے سے تو بہت لوگ واقف ہونگے۔ لیکن اس نے ایک نعت مبارکہ بھی کہی تھی اس بات کا شاید بہت کم لوگوں کو علم ہو؟ گوئٹے نے نعت جرمن زبان میں لکھی تھی۔ شان الحق حقی نے اردو میں منظوم ترجمہ کیا۔ یہ نعت اور یہ ترجمہ خاصے کی شے ہے۔

### نغمہ محمدی

شاعر: جان وولف وین گوئٹے

اردو ترجمہ: ڈاکٹر شان الحق حقی

وہ پاکیزہ چشمہ
جو اوجِ فلک سے چٹانوں پہ اترا
سحابوں سے اوپر بلند آسمانوں پہ جولاں ملائک کی چشم
نگہداشت کے سائے سائے
چٹانوں کی آغوش میں عہد برنائی تک جوئے جولاں بنا
چٹانوں سے نیچے اترتے اترتے
وہ کتنے ہی صد رنگ اَن گھڑ خزف ریزے
آغوشِ شفقت میں اپنی سمیٹے
بہت سے سسکتے ہوئے رینگتے، سُست کم مایہ سوتوں کو چونکاتا،
للکارتا ساتھ لیتا ہوا خوش خراماں چلا
بے نمو وادیاں لہلہانے لگیں
پھول ہی پھول چاروں طرف کھل اٹھے
جس طرف اُس (ﷺ) کا رخ پھر گیا
اُس (ﷺ) کے فیضِ قدم سے بہار آ گئی
یہ چٹانوں کے پہلو کی چھوٹی سی وادی ہی کچھ
اُس (ﷺ) کی منزل نہ تھی
وہ تو بڑھتا گیا
کوئی وادی، کوئی دشت، کوئی چمن، گلستاں، مرغزار
اُس (ﷺ) کے پائے رواں کو نہ ٹھہرا سکا
اُس (ﷺ) کے آگے ابھی اور صحرا بھی تھے
خشک نہریں بھی تھیں، اُترے دریا بھی تھے۔
سیلِ جاں بخش کے، اُس (ﷺ) کے سب منتظر
جوق در جوق پاس اُس (ﷺ) کے آنے لگے
شور آمد کا اُس (ﷺ) کی اٹھانے لگے
راہبر (ﷺ) ساتھ ہم کو بھی لیتے چلو
کب سے تھیں پستیاں ہم کو جکڑے ہوئے
راہ گھیرے ہوئے، پاؤں پکڑے ہوئے
یاد آتا ہے مسکن پرانا ہمیں
آسمانوں کی جانب ہے جانا ہمیں
ورنہ یونہی نشیبوں میں دھنس جائیں گے
جال میں اِن زمینوں کے پھنس جائیں گے
اپنے خالق کی آواز کانوں میں ہے
اپنی منزل وہیں آسمانوں میں ہے
گرد آلود ہیں پاک کر دے ہمیں
آ۔ ہم آغوشِ افلاک کر دے ہمیں
وہ رواں ہے، رواں ہے، رواں اب بھی ہے
ساتھ ساتھ اُس کے اک کارواں اب بھی ہے
شہر آتے رہے شہر جاتے رہے
اُس (ﷺ) کے دم سے سبھی فیض پاتے رہے
اُس (ﷺ) کے ہر موڑ پر ایک دنیا نئی
ہر قدم پر طلوع ایک فردا نئی
قصر ابھرا کیے خواب ہوتے گئے
کتنے منظر تہہِ آب ہوتے گئے
شاہ اور شاہیاں خواب ہوتی گئیں
عظمتیں کتنی نایاب ہوتی گئیں
اُس (ﷺ) کی رحمت کا دھارا ہے اب بھی رواں
از زمیں تا فلک
از فلک تا زمیں
از ازل تا ابد جاوداں، بیکراں
دشت و در، گلشن و گل سے بے واسطہ
فیض یاب اس سے کل
اور خود کل سے بے واسطہ

Behold this rocky spring,
bright with joy
like a twinkling star;
above the clouds
its youth was nourished
by good spirits
among the cliffs in the bushes.
Fresh as a youth
it dances out of the cloud
down to the marble rocks,
cheering again
to the sky.
Along mountainous paths
it chases after colourful pebbles,
and with the step of a young leader
its companion-springs journey
with it onward.
Below in the valley
flowers appear from its footprints,
and the meadow
derives life from its breath.
But no shaded valley can stop it,
no flower,
clasping its knees
and imploring it with loving eyes:
toward the Plains it presses its course,
twisting like a snake.
Brooks nuzzle up
sociably. Now it treads
into the Plain, resplendent with silver,
and the Plain grows silver too,
and the rivers of the Plain
and the brooks of the mountains
cheer and shout: «Brother!
Brother, take your brothers with,
take them with you to your ancient
father,
to the eternal ocean,
whose outstretched arms
await us,
who, ah! has opened them in vain
to embrace his yearning children;
for the bleak wasteland›s
greedy sand devours us; the sun above
sucks up all our blood; a hill
clogs us into a pool! Brother,
take your brothers from this Plain,
take your brothers from the mountains,
take them with you to your ancient
father!
Come all of you! -
and now [the spring] swells
more grandly: an entire race
lifts the prince up high!
And in rolling triumph
it gives names to the lands and cities
that grow in its path.
Irresistibly it rushes onward,
leaving a wake of flaming-tipped
towers
and houses of marble - creations
of its bounty.
Like Atlas it bears cedar houses
upon its giant›s shoulders;
over its head, the wind noisily
blows a thousand flags
as testimony of its glory.
And so it brings its brothers,
its treasures, its children,
effervescent with joy,
to the waiting parent›s bosom.
(Translation from German to English
by Emily Ezust)

اداریہ

# ظہور امام مہدی۔ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ (آل عمران:165)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا یہ جو بھیج دیا اُن میں ایک رسول انہیں میں سے اور وہ پڑھ کر سناتا ہے اُن کو اللہ کی آیتیں اور ان کو پاک وصاف کرتا ہے اور کتاب پڑھاتا ہے اور سمجھ کی باتیں سکھاتا ہے یقیناً وہ اس سے پہلے صریح جہالت میں تھے۔

یہ ترجمہ سیدنا حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپؓ کے درس القرآن میں اس آیت کریمہ کے foot note میں تحریر ہے کہ

"اس آیت سے یہ بات ظاہر ہے کہ کسی قوم میں خدا تعالیٰ کا نبی و رسول بھیجنا یہ اس کا بڑا احسان ہے جس احسان کو خدا تعالیٰ جتا رہا ہے اس میں نبی کا کام بھی بتایا گیا ہے۔ یہی کام ان کے خلفاء کا بھی فرض ہے۔"

(قرآن کریم از درس القرآن حضرت مولوی نور الدین صفحہ 149)

اس فٹ نوٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بہت واضح طور پر فرمایا کہ کسی قوم میں نبی کا آنا خدا تعالیٰ کا اس قوم پر بہت بڑا احسان ہوتا ہے اور اس احسان کا ذکر خود اللہ تبارک و تعالیٰ کر رہا ہے اور جتا رہا ہے۔ نیز نبی اور اس کے جانشینوں کے کام بتا کر قوم کو بتاتا ہے کہ ان ان کاموں کے لحاظ سے احسان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک احمدی غور کرے تو اس احسان پر تمام زندگی بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے تو پھر بھی ادا نہیں کرسکتا۔"

(خطبہ جمعہ 17 جون 2011ء، خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 297)

پھر ایک اور خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی اور جس معاملے میں بھی ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہو، کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہو۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ حکمت کے موتیوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہو یا ان کی تلاش ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی کتب اور ارشادات مل جاتے ہیں جو ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 6 جون 2014ء از خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 348)

آج اس بے راہ روی کے دور میں جب ہم احمدیوں میں سے کوئی ایک اس آیت کریمہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر غور کرتا ہے تو ہم فوراً اپنے خالق حقیقی کی طرف جھک جاتے، سجدہ ریز ہوتے اور اس ذات باری تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس ذات نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں یا تو احمدی گھرانے میں پیدا کیا یا ہم میں سے بعض کو زمانے کے امام کو پہچان کر سیدنا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مبارک اور مقدس سلام پہنچانے کی توفیق دی۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آج دنیائے عالم میں بسنے والے 2 ارب سے زائد مسلمانوں میں صرف احمدی ہاں صرف احمدی مسلمان ہی ہیں جو امن میں ہیں اور پُر امن زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نہ کسی ہنگامہ آرائی، نہ کوئی اسٹرائیک، نہ کوئی جلوس، نہ کوئی احتجاج اور نہ کوئی بائیکاٹ۔ اپنے امام خلیفۃ المسیح کی مکمل رہنمائی اور اطاعت میں اپنے اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل کرتے ہوئے۔ اس کی امان اور حفاظت کے طلب گار ہوتے ہوئے اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل کرتے ہوئے دنیا بھر میں زندگیاں گزار رہے ہیں۔

ہماری جائیدادوں کو لوٹا جاتا ہے، ہماری مساجد بزور بازو چھین لی جاتی ہیں یا جلادی جاتی ہیں۔ ہمارے مخلص احمدیوں کو یا تو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے یا شہید کر دیا جاتا ہے مگر صبر اور برداشت کے جذبہ کو اپنے اندر پہلے سے زیادہ مستحکم کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جزائے احسن الخیر ادا کرے جو خطبات، پیغامات یا خطوط کے ذریعہ برمحل اور برموقع ہماری رہنمائی فرما دیتے ہیں۔

ہمارے ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں احمدیہ گھرانہ میں پیدا کیا اور ہم محفوظ و مامون اور بابرکت وجود بن گئے ورنہ شاید ہم بھی مخالفین کے ساتھ مل کر احمدیوں کے خلاف وٹے مارنے والوں میں شامل ہوتے۔

آئیں! ہم ال عمران آیت 165 میں بیان فرمودہ ان احسانوں کا ذکر کریں جو خلافت کے مبارک نظام کے ذریعہ ہم پر مسلسل، لگاتار، صبح و شام بغیر کسی وقفہ کے ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر خلافت کا نظام جاری فرمایا ہے اور خلیفۃ المسیح ایم ٹی اے کے توسط سے ہر جمعہ کو قرآن کریم کے علوم و معارف نہایت گہرائی اور خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔ یہ پیغام دنیا بھر میں لاکھوں احمدیوں تک پہنچتا ہے۔ جس سے پاک تبدیلیاں احباب جماعت میں رونما ہوتی ہیں۔ گاہے گاہے واقفین یا واقفات نو، اطفال، خدام، انصار، ناصرات اور ممبرات لجنہ کی حضور سے ملاقات کے دوران علم و عرفان کے پھول جھڑتے ہیں اور وہ بھی قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہوتی ہیں۔

پھر دنیا بھر کے 100 سے زائد جماعتوں میں جب جلسہ سالانہ منعقد ہوتے ہیں تو وہاں بنفس نفیس حاضر ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں یا اسلامی، دینی اور قرآنی تعلیمات پر مشتمل پیغامات بھجواتے ہیں۔ جن سے براہ راست تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ یہ خطابات یا پیغامات صرف اس ملک کے احمدیوں کے لئے نہیں ہوتے بلکہ دنیا بھر کے تمام احمدی اپنے آپ کو ان کا مخاطب سمجھتے ہیں۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی اپنے پیغامات اور خطبات و خطابات میں قرآن و احادیث کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور خلفائے کرام کے ارشادات بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعت میں ہر خطیب یا مقرر اپنی تقریر و خطبہ میں بھی تمام خلفاء کے ارشادات کو بیان کرتا ہے۔ اسلام آباد پاکستان میں ایک مخلص احمدی ڈاکٹر پیر نقی الدین مرحوم ہوا کرتے تھے۔ (آپ حضرت صوفی احمد جانؓ کے پڑپوتے تھے)۔ میرے ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں دو نفل ابھی بھی پڑھتا ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پڑھنے کو فرمایا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے کہے ہوئے نفل اس کے علاوہ ہیں۔ (وہ وقت خلافت رابعہ کا تھا)۔ سورۃ ال عمران آیت 165 میں جن احسانات کا ذکر موجود ہے اس کو ہم کتابی، اخباری اور رسالوں کی صورت میں اپنے اندر موجود پاتے ہیں۔ تین خلفاء کے تراجم قرآن ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف آیات قرآنیہ کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ بھی چار جلدوں میں موجود ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تفسیر حقائق الفرقان کے نام سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی معرکۃ آراء تفسیر کبیر بھی 10 جلدوں میں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بیان فرمودہ تفسیری نکات تین جلدوں میں انوار القرآن کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پانچوں خلفاء کے خطبات، خطابات طبع ہو کر احمدی گھرانوں میں مائدہ تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ تمام وہ حقائق و معارف ہیں جن کو پڑھ کر افراد جماعت اپنے اندر وہ نمایاں روحانی، اخلاقی، دینی تبدیلیاں محسوس کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں پہلے احمدی حقیقت میں دنیا بھر کے غیر احمدی مسلمانوں سے اخلاق اور اسلامی تعلیم میں نمایاں بہتر ہیں اور دنیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ہم تو اسلام کو دہشتگردی کا مذہب سمجھتے تھے مگر آپ احمدیوں کو دیکھ کر اسلام امن وآشتی کا مذہب لگتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا میں ایک مجلس میں اسلام میں دہشتگردی کے سوال کے جواب میں فرمایا:

"گھانا میں ہمارے ایک احمدی منسٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں کرائم کے بارے میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ مجرموں میں مسلمانوں کی شرح زیادہ ہے، کریمنل (criminal) لوگ زیادہ ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی منسٹر نے کہا کہ آپ سارا data اکٹھا کر کے میٹنگ میں پیش کریں، آپ کو ان جرم پیشہ افراد میں ایک بھی احمدی نہیں ملے گا۔ کچھ دنوں کے بعد data لایا گیا تو ان میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ تو یہ وہ سوسائٹی ہے جو ہم دنیا میں بنا رہے ہیں۔ اس وقت لاکھوں، کروڑوں

احمدی دنیا میں ہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی ان میں سے ایسے واقعات میں ملوث نہیں ہے۔ اگر کوئی ایک آدھ ایسا ہوتا ہے تو ہم ایکشن لیتے ہیں اور اس کو جماعت کے نظام سے باہر نکال دیتے ہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 جون 2013ء)

یہی وہ احسان عظیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے نزول کے ساتھ ہم پر کیا ہے اور ہم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقی تصویر کو اپنے اندر اُتار چکے ہیں۔ ہمارے اعمال اس اسلام کے عین مطابق ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے متعارف کروایا۔

ابھی کچھ دن ہوئے جلسہ سالانہ برطانیہ کی نشریات ایم ٹی اے پر جاری تھیں۔جس میں دو عرب ڈاکٹرز احمدیت کی خوبیاں بیان کر رہے تھے، جس میں ایک نے کہا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 30 ہزار افراد کو بیک وقت کھانا تقسیم ہونا اور ہر احمدی کا دوسرے کی خاطر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرنا بتاتا ہے کہ یہی وہ اسلامی تعلیم ہے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتائی۔

ابھی میرے سامنے یادِ رفتگاں کا ایک مضمون ہے جو مکرم ڈاکٹر محمد اشرف میلو آف امریکہ کا اپنی والدہ محترمہ تسلیم بیگم کے متعلق تحریر کردہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہماری والدہ محترمہ ٹی وی دیکھتے وقت چہرے کا پردہ کرتیں۔ ہم انہیں سمجھاتے کہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں۔ٹی وی میں آنے والا شخص کوئی ظاہری شکل میں تو آپ کے سامنے موجود نہیں وہ کہتیں کہ آنحضور ﷺ نے ایک نابینا صحابی کے آنے پر حضرت عائشہؓ کو پردہ کروایا تھا کہ اگر نابینا صحابی نہیں دیکھ رہا تو آپ تو دیکھ رہی ہیں۔

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ 2020ء کے آخری سیشن میں ایس او پیز کو مدنظر رکھ کر خطاب فرمایا۔ پیارے حضور نے دوران سال جن افضال الٰہیہ کا ذکر تفصیل سے فرمایا یہ دراصل انعامات ہیں اس احسان کے جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فرمایا۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم تمام تشکر الٰہی کریں۔ ہم اپنے خالق کے سامنے جھک جائیں۔سجدہ ریز ہوں۔ نمازیں پڑھیں اور ایسی نمازیں جن کا ذکر اُس احسان والی حدیث میں ملتا ہے۔جس کے مطابق حضرت جبرائیل آنحضور ﷺ کے پاس آئے اور احسان کے بارہ میں پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اللہ کو دیکھتا ہے۔ اگر یہ درجہ حاصل نہیں تو یہ احساس ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

احادیث میں احسان کی مختلف شکلیں بیان ہوئی ہیں۔ جیسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔قریبی عزیزوں، رشتہ داروں، بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا قریبی دوستوں سے حسن سلوک کرنا۔مخلوق خدا کے کام آنا۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ اس کے لئے پسند کرنا۔ بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایسا نہ کہو کہ لوگ حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی کریں گے۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اسی طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم اُن سے احسان کا معاملہ کرو۔ اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔ کسی کے احسان پر ’’جزاک اللہ خیراً‘‘ کہنا بھی احسان ہے۔

- احسان کی ایک قسم آنحضور ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ یہ تین باتیں جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلائے گا اور جنت میں داخل کردیگا۔ اول کمزوروں پر رحم کرنا، دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

- پھر احسان کی ایک اور قسم یوں بیان فرمائی:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے۔

(یہ تمام احادیث صحیح مسلم کتاب الایمان سے لی گئی ہیں)

- حضرت اقدس مسیح موعودؑ احسان کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔اور اسکی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کرجاوے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتوں کو یاد کرکے اسکی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اُسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اسکو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا اُن سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ بہشت کی طمع یا لالچ، نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہوجاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔‘‘

(البدر جلد 2 نمبر 43 – 16 نومبر 2003ء صفحہ 335 از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 211)

## بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہوگئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں مسجد کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آرہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔غرض جب آدمی مسجد کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن مساجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔لیکن مسجد میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگر بتیاں جلا لیتے ہیں۔بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہوجاتا ہے، پاکستان میں ایک مسجد میں اگربتی کسی نے لگادی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگربتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سردرد شروع ہوجاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

(خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء)

## آج کی دعا

سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلۡقِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفۡسِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرۡشِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

(صحیح مسلم)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اُس قدر جس قدر اسکی مخلوق ہے۔ اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اس کی ذات یہ بات پسند کرتی ہے۔ اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اسکے عرش کا وزن ہے۔ اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

یہ پیارے رسول کریم ﷺ کی حمدِ باری تعالیٰ کی خوبصورت دعا ہے۔

حضرت اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا صبح کی نماز کے بعد ذکرِ الٰہی کر رہی تھیں کہ رسولِ کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو بہت دن چڑھ چکا تھا۔حضرت جویریہ ابھی تک ذکرِ الٰہی میں مصروف تھیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم صبح سے اس حال میں یہاں بیٹھی ہو؟ حضرت جویریہؓ نے فرمایا! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں میں نے یہ چار کلمات (مندرجہ بالا) 3 بار پڑھے ہیں۔ جو تمہارے اس سارے وقت کی ذکر و تسبیح سے کہیں زیادہ وزنی ہیں‘‘۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

مبلغین برطانیہ کا تعارف

# حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ

(ندیم احمد بٹ۔ مربی سلسلہ)

حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحبؓ دسمبر 1883ء میں ریاست کپور تھلہ میں پھگواڑہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام (حافظ) محمد سلیمان صاحب تھا جو ضلع کرنال کے رہنے والے تھے۔ آپ کی اہلیہ کا نام مکرمہ محمودہ نیر صاحبہ تھا۔ حضرت نیر صاحب نے ابتدائی تعلیم پھگواڑہ اور بھونگہ میں حاصل کی اور تیسری سے آٹھویں جماعت تک حاجی پورہ میں تعلیم حاصل کی۔ قادیان میں آمد کے بعد آپ نے جے وی کا کورس کیا۔ آپ نے میٹرک کا امتحان یو۔ پی کے ایک سکول سے 1902ء میں پاس کیا۔ 1908ء میں آپ نے سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم سے متعلق آپ خود فرماتے ہیں:

’’میری ابتدائی تعلیم میں معمولی مذہبی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض فارسی کتب کا بڑا دخل ہے۔ ان میں سے تاریخ میں حدیقۃ الاحباب، فقہ میں مَالَابُدَّ مِنۡہُ اور تصوف میں ’’کیمیائے سعادت‘‘ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔‘‘

## اہلیہ و اولاد

حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحبؓ کو قبول احمدیت کی سعادت منشی حاجی حبیب الرحمٰنؓ صاحب کپورتھلوی (رئیس حاجی پورہ یکے از رفقاء 313) کے ذریعے حاصل ہوئی۔ آپ پانچویں یا چھٹی جماعت میں تھے کہ حضرت حاجی صاحبؓ نے آپ کو احکام نماز اور دیگر اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدیت کا تعارف کروایا اور سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ اس طرح آپ حضرت حاجی صاحبؓ کی تربیت کے نتیجہ میں احمدیت کی طرف مائل ہوئے اور آپ کے ہمراہ قادیان جانے کے مواقع ملے اور بالآخر 1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ کی پہلی شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں حضورؑ ہی کی نظر شفقت اور خصوصی رہنمائی سے حضرت سید عزیز الرحمٰن بریلوی صاحبؓ کی صاحبزادی محترمہ سیدہ عائشہ بانو صاحبہ سے 1905ء میں ہوا۔ لیکن مارچ 1933ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ کو نمونیہ کی شکایت ہوگئی اور باوجود علاج معالجہ کے بیماری کا حملہ بڑھتا گیا اور بالآخر 31 مارچ 1933ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے اڑتالیس سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ کی پہلی بیوی کے بطن سے خدا تعالیٰ نے تین لڑکیاں اور تین لڑکے عطا فرمائے مگر چار بچے یعنی تینوں لڑکے اور ایک لڑکی بچپن میں ہی وفات پاگئی صرف دو بیٹیاں محترمہ مبارکہ بانو صاحبہ اور محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ نے لمبی عمر پائی۔

آپ نے دوسری شادی 1941ء میں محترمہ محمودہ کڑک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد الغنی کڑک صاحبؓ (صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) سے کی۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھا۔ آپ 74سال کی عمر میں 20اکتوبر 1996ء بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ ان کے بطن سے دو بیٹیاں اور پھر دو بیٹے ہوئے۔ 1) مکرمہ انیسہ نیر وجاہت صاحبہ، 2) مکرمہ بشریٰ راحت نیر صاحبہ 3) مکرم اسماعیل خلیل صاحب 4) مکرم آدم نیر صاحب

(کتاب نیر احمدیت صفحات 32، 31، 30، 23، 22، 21، 7، 4، 3)

## خدمات سلسلہ کا آغاز

حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ 18 ستمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص اجازت سے اپنی ملازمت بطور سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بہرائچ سے ترک کر کے قادیان تشریف لے آئے اور مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تدریسی خدمات آپ کے سپرد ہوئیں۔

18جون 1913ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اخبار ’’الفضل‘‘ جاری کیا۔ الفضل کے اجراء میں آپؓ کے معاون خصوصی اور سٹاف کے سرگرم رکن، جنہوں نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا، حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحبؓ تھے۔ ان کے علاوہ ادارہ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ اور حضرت ماسٹر عبد الرحیم نیر صاحبؓ بھی تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے الفضل میں آپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’1914ء کا دور جو میرے لئے بھی، الفضل کے لئے اور ساری جماعت کے لئے بھی نیا دور تھا وہ تو غالباً بہتوں کو یاد ہوگا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح طور پر ظاہر کیا۔ ہمیں نئے نئے کارکن عطا کئے۔ حافظ روشن علی صاحبؓ، مکرم میر محمد اسحٰق صاحبؓ، عزیز مرزا بشیر احمد صاحبؓ، مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحبؓ مصری، چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ، ماسٹر محمد الدین صاحبؓ، ماسٹر نیر صاحب اسی دور جدید کی یادگار ہیں اور کئی پودے جڑیں پکڑ رہے ہیں۔‘‘

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے یورپ تشریف لے جانے پر اپریل 1917ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے افسر ڈاک مقرر فرمایا۔

(کتاب نیر احمدیت صفحات 49، 45، 44، 42، 39)

حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ نے انگلستان میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے قبل سیرالیون، غانا اور نائیجیریا میں دین کی خدمات سرانجام دیں۔

حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ مؤرخہ 21 فروری 1921ء کو فری ٹاؤن سیرالیون سے گھانا بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے اور 28 فروری کو سالٹ پونڈ تشریف لائے۔ یہاں آنے پر آپ نے احباب کے ساتھ مندرجہ ذیل چھ بنیادی اہمیت کے امور کو اپنا ہدف مقرر فرمایا اور انہیں حاصل کرنے کے لئے اپنی کوشش تیز فرمادیں۔ وہ چھ درج ذیل ہیں: 1۔ سالٹ پونڈ میں مستقل قیام 2۔ سالٹ پونڈ میں ایک مرکزی احمدیہ مڈل سکول کا قیام 3۔ مختلف احمدی مراکز میں پرائمری مدارس 4۔ نظام جماعت کا قیام 5۔ مشنری ٹریننگ سکول کا اجراء 6۔ موجودہ تمام احمدیہ مراکز کے دورہ جات۔ نیر احمدیت کی سالٹ پونڈ میں آمد کے بعد خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ظہور اس کثرت سے ہوا کہ صرف چند ماہ کے قلیل عرصہ میں سالٹ پونڈ کا نقشہ ہی بدل گیا اور لوگوں میں ایک پاک تبدیلی ظہور میں آئی۔ حضرت نیر صاحبؓ نے اس پاک تبدیلی کا نقشہ جس پیارے اور حسین انداز میں کھینچا ہے وہ آپ کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

’’سات ماہ ہوئے کہ میں ایک نووارد مسافر کی حیثیت سے سالٹ پونڈ کے غیر مہمان نواز ساحل پر گستاخ امواج بحر سے تھپیڑے کھاتی ہوئی کشتی میں سے اترا تھا۔ اس وقت صرف ایک شخص ساحل پر محبت کے دل کے ساتھ موجود تھا۔ اور دوسرا خاکی وردی میں احکام حکومت کی تعمیل کے لئے حاضر تھا۔ ملک میں مسلمان تھے مگر بت پرستوں سے تھوڑے بہتر۔ لیکن کیا فضل الٰہی ہے کہ اب جو اصلاحات میں نے نافذ کی تھیں ان پر جابجا عمل ہو رہا ہے 1۔ عورتیں لباس پہنتی اور چھاتیاں ڈھانکتی ہیں 2۔ نئے بچوں کے منہ پر صلیب کا نشان نہیں لگایا جاتا 3۔ ختنہ شروع ہوگیا ہے 4۔ پام کے رس کی شراب کوئی مسلمان اب نہیں پیتا 5۔ گھٹنوں کے بل سلام کرنا موقوف ہوگیا ہے اور نہ صرف ان

اصلاحات پر عمل شروع ہے بلکہ جماعت کے اخلاص کی یہ کیفیت ہے کہ میری بات ان کے لئے ''حکم الٰہی'' کی صحیح تفسیر ہے اور ہر جگہ مجھ سے یہی کہا جاتا ہے ہم وہ کریں گے جو آپ سکھاتے ہیں۔ نماز میں ہاتھ میری طرح خود بخود باندھنے لگے ہیں اور ان سادہ نو احمدیوں کے اخلاص قلب کی یہ کیفیت ہے کہ میں نے مسجد میں سنتیں پڑھیں اور تمام جماعت میرے ساتھ کھڑی ہوگئی اور گو میں نے تکبیر نہیں کہی مگر میری حرکات کو دیکھتے رہے اور برابر جماعت کی طرح رکوع و سجود کیا۔ سات ماہ میں یہ نتائج فضل الٰہی ہیں۔''

آپ نے گھانا کی تمام احمدیہ جماعتوں کا مرکز سالٹ پونڈ میں قائم فرمایا اور یہاں مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا اور ساتھ ہی آپ نے مشن ہاؤس کے ایک ہال میں مبلغین کلاس کا افتتاح فرمایا اور خود ہی عربی زبان میں قرآن کریم، حدیث، فقہ اور عقائد احمدیہ پر مشتمل مضامین پڑھانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ آپ نے بیرونی جماعتوں کے ساتھ رابطہ اور نئے مقامات پر تبلیغ کی غرض سے دورہ جات کا ایک وسیع سلسلہ شروع فرمایا اور دوسری بار سالٹ پونڈ پہنچنے کے بعد ایک ماہ کے عرصہ میں 22 مقامات کا دورہ فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ نے کل 27 پبلک جلسوں میں تبلیغ اسلام اور احمدیت اور مسلمانوں کی اصلاح کے موضوعات کو اپنی تقاریر میں بیان فرمایا۔ حضرت نیر صاحبؓ نے احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے لئے دورہ جات کئے ان میں سے وینیباہ، ایڈوکروم، سیان براکو، گولڈ کوسٹ، اشانٹی ریجن، کیپ کوسٹ، سیکنڈی، آبدانی اور کماسی شامل ہیں۔

(نیر احمدیت صفحات 193،194،196،197)

آپ 8 اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچ گئے۔ آپ نے لیگوس آمد کے ساتھ ہی بغیر کسی تاخیر کے کام کا آغاز کیا، جس میں پبلک تقاریر، درس القرآن و حدیث، انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں اور مجالس سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سے تمام شہر لیگوس میں ایک نئی روح اور بیداری کی لہر پیدا ہوگئی۔

وہ لوگ جو قرآن کریم کا ناظرہ نہ پڑھ سکتے تھے اور نہ انہیں عربی زبان سے واقفیت تھی ان کے لئے آپ نے قرآن کلاس کا اجراء کیا اور جو لوگ عربی علوم سے کسی قدر واقفیت رکھتے تھے ان کے لئے ان کے علمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دینی کلاس جاری فرمادی۔ حضرت نیر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''مسجد احمدیہ میں پیر، بدھ اور جمعہ کو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے شام تک درس قرآن و حدیث اور فتاویٰ احمدیہ دیا جاتا ہے۔ درس کے بعد نوجوان عربی زبان پڑھتے ہیں۔ ان ممالک میں عربی بولنے کا اکثر رواج ہے۔ ہمارے بعض دوست اظہار مافی الضمیر عربی میں کر لیتے ہیں۔ گھر پر دو تین نوجوان قرآن پڑھتے ہیں اور متلاشیان حق کی ملاقاتوں کا سلسلہ دن بھر جاری رہتا ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ جماعت بہت خوش ہے اور درس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔''

حضرت نیر صاحبؓ یہاں وائٹ الفا (White Alfa) کے نام سے مشہور ہوگئے۔ چونکہ سفید آدمی کا یہاں بہت اثر ہے اس لئے یہاں سے حضرت نیر صاحبؓ کو نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ لیگوس میں ایک زیر تبلیغ انگریز خاتون (جو ایک بڑے افسر کی بیوی تھی) نے حضرت نیر صاحبؓ سے کہا:

"Now Nayyar is on the tongue of everyone in Lagos"

یعنی ہر شخص کی زبان پر مسٹر نیر ہے۔ حضرت نیر صاحبؓ کو ہز رائل ہائی نس پرنس الیکو (His Royal Highness Prince Eleco) نے از خود اپنے شاہی محل کے سامنے وعظ کرنے کی دعوت دی۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ ہزاروں کی تعداد میں نومبائعین کی تربیت کی عظیم ذمہ داری کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر آپڑا جسے آپ نے نہایت احسن رنگ اور منظم طور پر نبھایا۔ آپ نے ایک مسیحی بادشاہ (King Alake Ademala II) کو پیغام حق پہنچایا جو آپ کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوئے اور ایک شاندار Turbey بطور نذرانہ پیش کی۔ حضرت نیر صاحبؓ نے نائیجیریا سے واپس تشریف لانے سے قبل نائیجیریا میں باقاعدہ نظام جماعت کو مستحکم کیا اور عہدیداران مقرر فرمائے۔ آپ نے اس مقصد کے لئے تین مجالس قائم کیں۔

1) مجلس ناظم 2) مجلس اکابر 3) مجلس علماء۔ آپ نے عہدیداران کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ آپ کی روانگی کے بعد یہاں دعوت الی اللہ اور دیگر تربیتی پروگرام بدستور جاری رہیں۔ حضرت نیر صاحبؓ نائیجیریا میں احمدیت کی آئندہ ترقی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری محنت پھل لا رہی ہے۔ بہت سے نوجوان شراب سے تائب ہوگئے ہیں اور نصف شہر اندر ہی اندر احمدی ہے۔ نوجوان اپنے والدین سے خائف ہیں اور لیگوس کا ہر نوجوان احمدی ہے۔۔۔ ایک بوڑھے مسیحی پادری نے ایک نوجوان سے پوچھا کیا تم احمدی ہو؟ اثبات میں جواب پاکر کہنے لگا:

"Ahmadiyya movement is the hope of our country"

یعنی سلسلہ احمدیہ ہمارے ملک کی امید ہے۔ حضرت نیر صاحبؓ 21 دسمبر 1922ء تک لیگوس میں رہے اور پہلے چار ماہ کے قیام کے دوران لیگوس سے باہر جاکر تبلیغ کرنے کا موقع بہت کم ملا لیکن اس بار آپ نے لیگوس سے باہر ملک کے دور دراز علاقوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے طویل دورے کئے۔ اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں اور ان تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ آپ نے جولائی 1922ء میں ایک رسالہ What is the Ahmadiyya Movement یعنی سلسلہ احمدیہ کیا ہے؟ کے نام سے طبع کیا۔ مغربی افریقہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات کے ماتحت پہلا تبلیغی مشن آپ نے ہی قائم کیا۔

حضرت نیر صاحبؓ نے شمالی نائیجیریا میں بھی تبلیغ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا اس میں کاڈونا اور زاریہ شامل ہیں۔ شمالی نائیجیریا کے کامیاب اور اعصاب شکن دورہ سے واپسی پر آپ شدید بیماری میں مبتلا ہوگئے۔ اس شدید بیماری کے باعث آپ طبی مشورہ کے مطابق 6 جنوری 1923ء کو واپس انگلستان تشریف لے آئے۔ انگلستان آنے کے بعد محض دو ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آپ کی صحت بحال ہوگئی اور آپ نے دیگر مبلغین کے ساتھ مل کر کام کا آغاز کر دیا۔

حضرت نیر صاحبؓ جماعت کے اخلاص و محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس اخلاص و محبت کے ساتھ جماعت لیگوس نے عاجز کو رخصت کیا وہ میرے قلب سے کبھی محو نہیں ہوسکتا۔ مستورات کا اخلاص اور محبت سے آنسو بہانا، امام اور الفاؤں کی دعائیں اور مدرسہ کے طلباء کا بندرگاہ پر صفوں میں اپنے جھنڈے کے ساتھ کھڑے ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس جھنڈے پر ''خدا حافظ مولوی'' لکھا تھا اور بچوں نے، جن کی تعداد اب مدرسہ میں 550 ہے، پہلے عربی نعت پڑھی پھر یوروبا اور اس کے بعد انگریزی میں برطانیہ کا قومی ترانہ گایا اور اساتذہ نے تین ماہ کے اندر جو کچھ عمدہ کام کیا اور بچوں کو ضبط سکھایا اور دین کی طرف متوجہ کیا ہے وہ ان کی طرف سے نہایت خوش کرنے والا تحفہ تھا جس کے لئے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔''

(نیر احمدیت صفحات 226،228،229،240،241،244،250،253،255،257،275)

## انگلستان میں نیر احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون، گھانا اور نائیجیریا میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ حضرت نیر صاحبؓ کے دل میں یہ شدید خواہش تھی کہ وہ انگریز اقوام تک پیغام حق پہنچائیں اور اس غرض کے لئے آپ باہر کھلے میدانوں میں جاکر انگریزی تقاریر کی مشق کیا کرتے تھے۔ آپ نے انگلستان میں اور افریقہ میں نہایت مصروف وقت گزارا اور دن رات خدمت اسلام میں مشغول رہے اور اسی شوق کی بناء پر ہی آپ نے عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے اور بت پرستوں اور تثلیث پرستوں کو کلمہ توحید پڑھایا اور آج آپ کے لگائے ہوئے شجر اسلام پر وقت بہار ہے اور لاکھوں بندگان خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا اقرار کرتے اور اس کے پیارے رسول پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

حضرت نیر صاحبؓ نے 1923ء کو انگلستان آکر حضرت مولوی مبارک علی صاحب سے چارج لیا۔ آپ نومبر 1924ء تک کام کرتے رہے۔ حضرت نیر صاحبؓ نے لندن میں وارد ہونے کے بعد ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے کام کا آغاز بھرپور انداز سے کیا۔ آپ نے وہاں کے معاشرتی، ثقافتی، سیاسی، تمدنی اور مذہبی حالات کا بغور مطالعہ

کیا اور ہر طبقہ فکر تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے کوشاں ہو گئے اور انگلستان کے گلی کوچوں سے شاہی ایوانوں تک رسائی حاصل کی اور نہایت احسن رنگ اور موثر پیرایہ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق پائی اور قیام انگلستان کے دوران کبھی آرام کا خیال تک نہ لاتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس کا خادم ہوں جس نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے سوال ’’حضرت آپ کو پنکھا کروں‘‘ کے جواب میں فرمایا ’’مجھے آرام سے مطلب نہیں ایک دن آرام کا آتا ہے۔ خوب آرام ملے گا‘‘ اب کام کام اور اسلام کا پیغام اور ایک اللہ کا نام ہر وقت ہر گھڑی ہر پل تن من دھن کے ساتھ پھیلانے کا وقت ہے۔

1924ء میں ویمبلے انٹرنیشنل نمائش منعقد ہوئی اور اس موقع پر ایک عظیم مذہبی کانفرنس کا بھی انتظام کیا گیا۔ حضرت نیر صاحبؓ کو منتظمین کانفرنس نے دین حق کے موضوع پر لیکچر کی دعوت دی۔ آپ نے حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور بنفس نفیس تشریف لا کر کانفرنس کو خطاب فرمائیں۔ حضور نے آپ کی درخواست منظور فرمائی۔ اگست 1924ء میں حضور دمشق، مصر، اٹلی، سوئٹزر لینڈ اور فرانس سے ہوتے ہوئے انگلستان تشریف لائے۔ لندن کے وکٹوریہ سٹیشن پر حضرت نیر صاحبؓ اور انگلستان کے بعض نامی گرامی شرفاء نے آپ کا استقبال کیا۔ وکٹوریہ سٹیشن سے حضور سینٹ پال چرچ کے سامنے لڈگیٹ برج پر تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔

قیام لندن کے دوران آپ کی مصروفیات ایک محور مشن ہاؤس میں تشریف لانے والے متلاشی حق سے ملاقاتیں، تالیف قلب، مہمانوں کی مسیح موعودؑ کے لنگر سے ضیافت اور لنگر کا انتظام، نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے تعلیمی اور قرآن کلاسوں کا اجراء، ہائیڈ پارک میں پبلک تقاریر، مشن ہاؤس میں اجلاسات، مختلف سوسائٹیوں کے پروگراموں میں شمولیت کے ذریعہ پیغام حق، اشاعت لٹریچر، وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کو تبلیغ، انگلستان کے علاوہ نائیجیریا، گھانا، جرمنی، ہالینڈ، ناروے اور امریکہ سے نووارد دین کو حقیقی اسلام سے آگاہی اور خط و کتابت کے ذریعہ اندرون اور بیرون ملک اشاعت اسلام کا کام تھا۔ اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں آپ بازاروں، پارکوں، شاہراہوں، گلی کوچوں، ٹرین، بس میں یا بس کی چھت پر لٹریچر کا تھیلہ ہاتھ میں لئے لوگوں میں تقسیم کرتے نظر آتے۔ تقسیم لٹریچر کے یہ واقعات قیام لندن کے تمام عرصہ پر محیط ہیں تاہم بطور نمونہ چند ایک واقعات درج ذیل ہیں۔

ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت کو آپ نے Call of truth یعنی صداقت کی طرف دعوت کا ایک نسخہ پیش کیا۔ اس نے لینے سے انکار کر دیا اور بولی ’’میں کیتھولک ہوں اور میرا مذہب سچا ہے‘‘ اس پر نیر صاحب نے جواباً کہا کہ آپ کا مذہب کچا اور بودا ہے جسے سچائی کے حملہ کا فکر ہے بالآخر وہ پمفلٹ لئے بغیر چلی گئی۔ اس قسم کے انکار کے باوجود آپ نے کبھی ہمت نہ ہاری اور نہ ہی دلبرداشتہ ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔ یورپ کے اس کامیاب دورہ سے واپسی پر حضور نے لندن مشن کا انچارج حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور ان کا نائب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو مقرر فرمایا اور مولانا عبد الرحیم نیر صاحبؓ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حضرت صاحب کے ارشاد پر حضور کے ساتھ ہی 24 نومبر 1924ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

(ایضاً ص 87، 145)

حضرت نیر صاحبؓ کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات نمایاں طور پر اجاگر ہوتی ہے کہ آپ ہر جگہ اور ہر ملک میں عوام الناس سے پیار، محبت اور خلوص کے تعلقات رکھنے کے ساتھ ساتھ صاحب اقتدار طبقہ سے بھی اچھے مراسم اور تعلقات پیدا کر لیتے اور مناسب مواقع پر انہیں پیغام حق نہایت احسن پیرایہ میں پہنچاتے۔

## انگلستان سے واپسی پر خدمات

انگلستان اور مغربی افریقہ سے خدمات دینیہ بجالانے کے بعد واپسی پر پانچ سال تک بھوپال اور حیدر آباد کے علاقہ میں مربی رہے۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؓ کو نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مقرر کیا گیا۔ آپ پہلی بار 1925ء کی مجلس شوریٰ میں بطور ’’نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان‘‘ (مرکزی نمائندہ) شامل ہوئے اور آپ کو سب کمیٹی برائے دعوت و تبلیغ (جو 15 ممبران پر مشتمل تھی) میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شامل ہونے کی توفیق ملی۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی اے (مبلغ امریکہ) کی زیر ادارت دسمبر 1926ء میں اخبار ’’سن رائز‘‘ شائع ہوا اور حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحبؓ اس کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔ آپ کی مخلصانہ اور شاندار خدمات کے باعث حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو 1936ء میں دوبارہ پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ پر مامور فرمایا۔ آپ بحیثیت ’’سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ‘‘ (قادیان) کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اپنی ذمہ داریوں کو باحسن طریق ادا فرمایا۔ اکتوبر اور نومبر 1938ء میں آپ نے یوپی، بہار، بنگال، اڑیسہ اور دکن کا ایک طویل تبلیغی و تربیتی دورہ فرمایا دوران دورہ برہمن بڑیہ کی صوبائی سالانہ احمدیہ کانفرنس میں شمولیت فرمائی اور خطاب فرمایا۔ 46-1947ء میں آپ کی تقرری بحیثیت مبلغ انچارج بمبئی ہوئی۔ آپ کے یہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤس کی عمارت خریدی گئی۔ محترمہ محمودہ نیر صاحبہ اہلیہ حضرت نیر صاحبؓ آپؓ کے قیام بمبئی کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ:

’’میں ان دنوں بمبئی میں آپ کے ساتھ تھی۔ ہم حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ نیر صاحب اکثر صبح ناشتہ کئے بغیر ہی گھر سے روانہ ہوتے اور سارا دن اخبارات، اشتہارات دیکھنے کے علاوہ مختلف اصحاب اور وکلاء سے ملاقاتیں کرنے میں گذارتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ آپ کام میں اس قدر منہمک ہوتے کہ ناشتہ اور پھر دوپہر کا کھانا تناول کرنا ہی بھول جاتے اور شام کو جب گھر تشریف لاتے تو آپ نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہوتا۔‘‘

تقسیم پاکستان سے چند ماہ قبل حضرت نیر صاحبؓ شدید علیل ہو گئے اور آپ اپنے داماد مولوی عبد الکریم صاحب کے ہمراہ واپس قادیان تشریف لے آئے۔

(نیر احمدیت صفحہ 50، 290، 289، 318، 326)

## واقعہ

آپ کو انگلستان اور افریقہ میں لمبا عرصہ تبلیغ کا موقعہ ملا۔ آپ کے بعض ایمان افروز واقعات درج ذیل ہیں:

مسٹر جیمز سٹورٹ (ایک انگریز مصنف) نے ہائیڈ پارک میں تقاریر سے متعلق ایک کتاب بعنوان Hyde park orators and audience (ہائیڈ پارک کے مقررین اور سامعین) شائع کی۔ مصنف موصوف ہائیڈ پارک میں حضرت نیّر صاحبؓ اور دیگر مقررین کی تقاریر میں شامل ہوتے اور ان تقاریر کے نوٹس لیتے تھے۔ مصنف نے اپنی اس کتاب میں حضرت نیّر صاحبؓ کی تقاریر اور اس سوال وجواب کا خاص طور پر ذکر کیا۔ مسٹر سٹورٹ لکھتے ہیں:

’’وہ سبز عمامہ پوش کون ہے؟ جو ایک اجنبی زبان میں دلکش کلام پڑھ رہا ہے۔ اور جسکے گرد لوگ اِدھر اُدھر سے آ کر جمع ہو رہے ہیں۔ ہمارا یہ دوست ہندوستانی ہے۔ غیر ملکی زبان کا سریلا کلام ختم ہو چکا ہے۔ اب ہمارا مقرر فصیح انگریزی میں اپنا مذہب بیان کرنے لگا ہے۔‘‘

اس کے بعد مصنف نے حضرت نیّر صاحبؓ کی ایک تقریر کا خلاصہ اور سوال و جواب درج کئے۔

ایک اور واقعہ ملتا ہے کہ افریقہ میں سفر کی مشکلات اور صعوبتیں آپ کے بلند ارادوں کو متزلزل نہ کر سکیں۔ ضعیف و ناتواں جسم ان پیش آمدہ ہزاروں مشکلات کے سامنے کوہ ثبات کا پیکر تھا۔ کیسی ہی مشکلات پیش آتیں آپ اپنے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیتے۔ ذیل میں ایک تبلیغی دورہ کی کیفیت حضرت نیّر صاحبؓ کی تحریر سے پیش ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ان دنوں مشن کی اپنی موٹر ہے کیونکہ روز 75 روپیہ خرچ کرنا امکان سے باہر تھا۔ اس لئے 1000 روپیہ پر ایک موٹر گوری رکھ لی ہے۔ 75 روپیہ ماہوار پر ڈرائیور، ساڑھے ستائیس روپے ماہوار پر میٹ رکھا ہے۔ ان کے علاوہ باورچی اور خادم 75 روپے ماہوار پر رکھے ہیں۔ یہ تمام سٹاف موٹر میں میرے ساتھ دورہ پر جارہا تھا کہ موٹر بگڑ گئی۔ اب یہ تمام سٹاف چھوڑنا پڑا اور تنہا مع ایک خادم کے کرایہ کی لاری پر عزم سفر کیا۔ راستہ میں دریا پڑتا تھا اور کشتیوں کے پل پر سے لاری جاتی تھی۔ پل کا رسہ ٹوٹ گیا تھا۔ ملاح انکاری

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تھے کہ وہ پل کو درست کریں۔ ان کو وعظ کیا اور وہ نرم ہوئے اور گاؤں سے رسے لا کر پار اتارا، مگر لاری پھر کیچڑ میں پھنس گئی۔ جس طرح پنجاب میں زمیندار گڈوں کو کیچڑ سے نکالتے ہیں، اسی طرح لاری کو کھینچ کر نکالنے میں مجھے بھی حصہ لینا پڑا۔ ایک نالہ آیا۔ اس میں عین پانی کی دھار میں لاری کے پہیے اٹک گئے۔ یہ خطرناک موقع تھا کیونکہ ہر وقت زیادہ پانی آنے کا خطرہ تھا۔ مسافروں کی ایک جماعت نے آ کر اس مشکل کا حل کیا۔ اب ایسا راستہ آیا کہ پیدل چلنا پڑا۔ افریقہ کے تین میل ہمارے 5 یا 6 میل ہوتے تھے۔ کھانے کا کوئی سامان نہ تھا۔ بھوک کی شدت تھی۔ تھکان کے مارے جسم ٹوٹ رہا تھا۔ پسینہ زوروں کے ساتھ آ رہا تھا۔ یہ منزل کٹھن ختم کی اور منزل مقصود پر پہنچ کر چائے مانگی اور ملازم سے کہا وہ چھوٹا بسکٹوں کا بکس ہے اس کو کھولو۔ بڑے شوق سے بکس کا ڈھکنا اٹھایا گیا اور انتظار تھا کہ اب عیسٰی بسکٹ دے گا مگر اس بکس میں سے بجائے بسکٹ، بوٹ برش، ٹوتھ برش وغیرہ اشیاء نکلیں اور وہاں کوئی چیز نہ مل سکتی تھی۔ ان حالات میں میں نے یہ شعر پڑھا:

ہوتے ہیں بہت رنج مسافر کو سفر میں
آرام نہیں ہے کوئی دم آٹھ پہر میں

اورعزم کر کے تقریر کے لئے روانہ ہوا۔ جسم میں طاقت نہ تھی مگر ہمت و استقلال اور ایمان اگر ساتھ ہو تو اللہ طاقت دیتا ہے۔ تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔۔۔۔ یہ ہے ایک ورق اس باب مشکلات سے جو مبلغ کو پیش آتی ہیں۔ مگر ایمان ہمیشہ فضل ساتھ لاتا ہے اور میں نے ہر موقع پر اس فضل سے حصہ لیا ہے چنانچہ ان مشکلات کے ناقابل برداشت ہونے اور ایسے وقت میں جبکہ میں بالکل مضمحل ہو گیا تھا میں نے اپنے ہینڈ بیگ کو کھولا۔ اس میں لیموں کا رس اور انگلستان سے آئے ہوئے کیک کا ٹکڑا اور بادام تھے جو اتفاقاً اس بیگ میں رہ گئے تھے۔ میری کیا حالت تھی۔ اور اس نعمت غیر مترقبہ کے ملنے پر کیا حالت ہوئی اس کا اندازہ ناظرین خود کریں میں تو الحمد للہ کہتا ہوں۔

(واقفین زندگی کے ساتھ الٰہی تائیدات و نصرت کے ایمان افروز واقعات صفحات 252 تا 254)

## وفات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ درخشندہ ستارہ 17 ستمبر 1948ء کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں ہمیشہ کے لئے چھپ گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(ماخوذ از کتاب ''تیر احمدیت مصنف: نعمت اللہ بشارت صاحب'')

## جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔ (بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الصدقہ'' ہے جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔ (مسلم)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے صدقات / عطیہ جات فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضان اور مد ڈویلپمنٹ میں جمع کروا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

## بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1982ء میں مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔

''اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے۔''

(خطبات طاہر جلد1 صفحہ 241)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیوت الحمد سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''کوئی احمدی جب اللہ کے فضل سے اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا تو اگر تمام دنیا کے احمدیوں کے خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کوئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔''

(خطبہ عید الفطر 13/اکتوبر 2007ء)

## سانحہ ارتحال

افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ 25/اگست 2020ء کو میرے بڑے بھائی مکرم عطاء الرحیم حامد صاحب مقیم امریکہ کا بیٹا عزیز عطاءالحیٰ صاحب اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے اس دار فانی سے رخصت ہو گیا ہے۔ انّاللہِ وانّا الیہ رَاجعُون۔ مرحوم خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا پوتا تھا۔ بوقت وفات اس کی عمر پچاس سال تھی۔

ان کی نماز جنازہ 28/اگست بروز جمعہ مسجد بیت الہادی ہیرس برگ امریکہ میں نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر ادا کی گئی جو مکرم عبد اللہ ڈیا صاحب (مبلغ سلسلہ) نے پڑھائی۔ بعد ازاں قریبی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مبلغ سلسلہ نے اجتماعی دعا بھی کروائی۔

عزیز عطاءالحیٰ بہت نیک، خوش مزاج، والدین کا خدمت گزار، ہر ایک سے عزت و وقار سے پیش آنے والا اور سب سے ہمدردی کرنے والا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک پُر وقار مسکراہٹ دکھائی دیتی تھی۔ مرحوم بہت ہردلعزیز اور ہر ایک سے حسنِ سلوک کرنے والا تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس کی تدفین کے موقع پر مشہور Wallmart چین سٹور (جہاں عزیز کام کیا کرتا تھا) کے کارکنان کثیر تعداد میں آئے اور انہوں نے اپنے انداز میں تعزیت کا اظہار کیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے والدین، ایک بہن، دو بھائیوں اور ایک نوجوان بیٹے کو سوگوار چھوڑا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز عطاءالحیٰ کو جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کے موقع پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عطاءالمجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

## طلوع وغروب آفتاب

| 05 ستمبر 2020ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:48 | 18:33 |
| مدینہ منورہ | 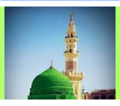 | 04:45 | 18:36 |
| قادیان | | 04:43 | 18:47 |
| ربوہ | | 04:23 | 18:27 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 04:53 | 19:39 |